دینِ احمدؐ کے نگہبان حسینؑ ابنِ علیؑ
بنتِ احمدؐ کے دل و جان حسینؑ ابنِ علیؑ

بیاض

دستہ

ناصرانِ حسینؑ

سیّد رضی رضوی

Presented by www.ziaraat.com

٧٨٦

مجموعۂ نوحہ جات

دستۂ ناصرانِ حسینؑ "رجسٹرڈ"

ستمبر ۱۹۸۴ء

ناشران

محفوظ بک ایجنسی مارٹن روڈ

(قیمت ......

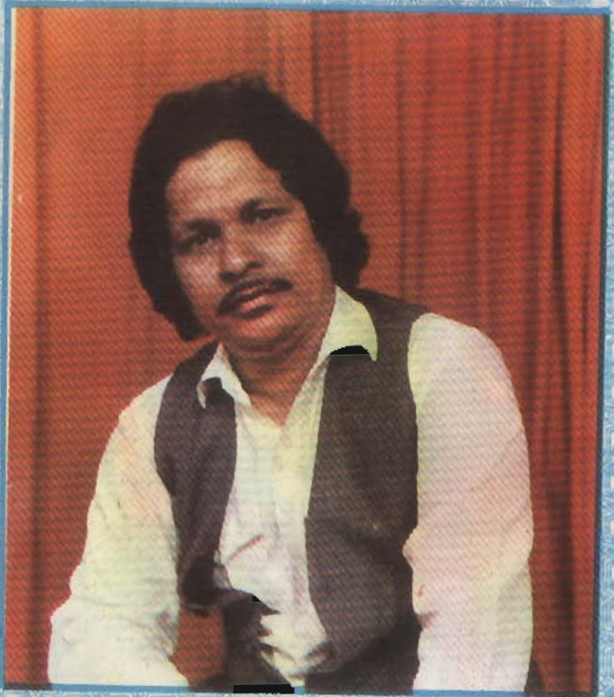

صاحبِ بیاض سید رضی رضوی

تعارف

۱۹۷۱ء میں چند نوجوانوں نے بانئ دستہ جناب دلشاد حسین رضوی صاحب کی سرکردگی میں دستۂ ناصرانِ حسینؑ کی بنیاد ڈالی۔

۱۹۷۷ء میں پیر مظہر حسین شاہ صاحب کی شمولیت اور اُن کی انتھک جدوجہد، محنت اور خلوصِ نیت سے شبِ عزا کا انعقاد ہوا جس سے ماتمی حلقوں میں دستۂ ناصرانِ حسینؑ متعارف ہوا۔

۱۹۷۹ء ادارے کی ترقی کے لیے اہم سال ثابت ہوا جس کی وجہ ہمارے صاحبِ بیاض جناب سید رضی رضوی صاحب کی ہندوستان سے کراچی آمد اور دستۂ ہٰذا میں شمولیت تھی۔ کچھ ہی عرصے میں رضی صاحب نے اپنے منفرد انداز کی بدولت دستۂ ہٰذا کو ان چند انجمنوں کی فہرست میں شامل کردیا جس کے بغیر نوحہ خوانی نامکمل سمجھی جاتی ہے۔ اسی سال انجمن حیدری (خیرپور) نے کراچی سے چند انجمنوں کو مدعو کیا جن میں "انجمن دستۂ ناصرانِ حسین" بھی شامل تھی۔

جناب رضی رضوی صاحب کی پُرسوز آواز کو سامعین نے بہت سراہا اور دستہ کو گولڈ میڈل عطا کیا گیا جو کہ دستہ کے لیے بڑا اعزاز تھا۔

یہ مولا کا کرم ہے کہ "دستۂ ناصرانِ حسینؑ" نے بہت کم مدّت میں

Presented by www.ziaraat.com

وہ مقام حاصل کر لیا جس کے لیے بیشتر انجمنیں مدتوں سے کوشاں ہیں۔
میں اس موقع پر جناب ابرار حسین کاظمی، جناب ایاز امام رضوی
کو فراموش نہیں کر سکتا جن کی پُرخلوص ہمت افزائی اور مشوروں نے
ہمیشہ ہمارے عزائم کو بلند رکھا۔
آخر میں ہم اس عزم کا اعادہ کرتے ہیں کہ ہم شہرِ کربلا کی خدمت میں
اسی خلوص اور محبت سے نذرانۂ عقیدت پیش کرتے رہیں گے (انشاءاللہ)
آمین ثم آمین

سید کاظم رضا
جنرل سکریٹری

Presented by www.ziaraat.com

فہرست نوحہ جات

صفحہ نمبر	مصرعۂ اوّل	نمبر شمار
۱۰	جب بنا لیا ہم نے تم کو رازداں اپنا	۱
۱۳	کربلا، کربلا	۲
۱۷	میری گود اُجڑی میری مانگ اُجڑی۔	۳
۱۹	ماں بازو ہلا کر کہتی تھی	۴
۲۱	ہائے علی اصغرؑ ہائے علی اصغرؑ ہائے علی اصغرؑ ہائے علی اصغرؑ	۵
۲۴	عباسِ علمدار کی جرأت تو ذرا دیکھ	۶
۲۷	لوریاں دیتی تھی ماں	۷
۳۰	شمشیر جب کہ آگئی صفدر کے ہاتھ میں	۸
۳۲	مرحبا سیدِ ابرار حسینؑ ابنِ علیؑ	۹
۳۵	اسلام کی تبلیغ یہ تبلیغ عزا ہے۔	۱۰
۳۸	نیند تُربت میں آئے گی کیوں کر	۱۱
۴۱	وفا پرست وفا کا نشان لے کے چلے	۱۲
۴۵	آپ بابا کہاں ہیں بتا دیجیے	۱۳
۴۷	کبھی مقتل سے جو زنداں میں ہوا آتی ہے	۱۴
۴۸	شبیرؑ مدینے سے گر ہند میں آجاتے	۱۵
۵۰	رو کے زینبؑ نے کہا رہ گئے سرورؑ تنہا	۱۶
۵۲	آگیا ماہِ عزا آنسو بہالو فاطمہؑ	۱۷
۵۴	غربت پہ بے کسی پہ یہ صحرا اُداس ہے	۱۸

صفحہ نمبر	مصرعۂ اوّل	نمبر شمار
۵۶	جب ذوالجناح خیمہ میں آیا لہو بھرا	۱۹
۵۹	اے علی اکبرؑ میرے اے علی اکبرؑ میرے	۲۰
۶۲	آجاؤ آبھی جاؤ میرے پردیسی بیرن	۲۱
۶۵	کچھ معجزہ اے شامِ غریباں تو دکھا دے	۲۲
۶۸	ٹھہرو نہ ابھی جاؤ نہ جاؤ میرے پیارے	۲۳
۷۱	رو کے کہتی تھی سکینہؑ میرے بابا بابا	۲۴
۷۴	کہتی تھی یہ شہ کی دختر	۲۵
۷۷	جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبرائیو زینبؑ	۲۶
۸۰	العطش، العطش، العطش، العطش	۲۷
۸۳	پکارا دینِ محمدؐ نے کوئی ناصر ہے۔	۲۸
۸۷	میرے غریب میرے تشنہ کام زندہ باد	۲۹
۹۰	کہتے تھے یہ سبطِ نبیؐ ہم کو نہ روکو	۳۰
۹۲	لاشِ عباسؑ رَن سے آ نہ سکی۔	۳۱
۹۵	زنداں کے اندھیرے میں کچھ حرکت میں	۳۲
۹۶	دے اس کو سلامی اے کوثر	۳۳
۹۸	شبیرؑ کی جے بول کے دنیا کو ہلا دو	۳۴
۱۰۱	جب پیو پانی حسینؑ ابنِ علیؑ کا نام لو	۳۵
۱۰۳	کاروانِ حق جو گذرا شام کے بازار سے	۳۶

Presented by www.ziaraat.com

(۱)

"جب بنالیا ہم نے تم کو رازداں اپنا"

جب بنالیا ہم نے تم کو رازداں اپنا
آؤ آج ہم کردیں واقعہ بیاں اپنا

یاد ہے ہمیں اب تک روزِ امتحاں اپنا
کٹ رہا تھا جنگل میں جب کہ بوستاں اپنا

کس طرح سے دنیا میں کوئی رہ سکے زندہ
جب نہ ہو زمیں اپنی اور نہ آسماں اپنا

بستیوں سے منھ موڑا چل دیے سوئے صحرا
کربلا میں آپہونچے لے کے کارواں اپنا

ہولناک صحرا میں آگئی تھی اک رونق
جب پہونچ گئے تھے ہم لے کے گلستاں اپنا

کفر کی چلی آندھی، ظلم کے اُٹھے طوفاں
شکر ہے نہ تھرّایا ہائے امتحاں اپنا

ایک بوند پانی کو اشقیا نہ ترساتے
کاش وہ سمجھ لیتے ہم کو میہماں اپنا

کائنات کی ہر شے دل پہ ہاتھ رکھے تھی
کھا رہا تھا جب برچھی ایک نوجواں اپنا

مشک بھر کے دریا سے تشنہ لب نکل آیا
کیسا باوفا نکلا حاملِ نشاں اپنا

ہم نے گرم ریتی پر شکر کا کیا سجدہ
دیکھ کر ترائی میں سرنگوں نشاں اپنا

جب ہماری باتیں بھی اشقیا نہیں سمجھے
رن میں بے زبان آیا بن کے ترجماں اپنا

تھا فضا میں سناٹا، فق تھا چہرۂ تہذیب
سر کیا جو ظالم نے تیرِ جاں ستاں اپنا

تھی زمین کو جنبش، آسماں پہ تھی ہلچل
خون اُگل رہا تھا جب طفلِ بے زباں اپنا

آسماں کو تھا انکار اور زمیں نہ تھی راضی
لے کے پھر کدھر جاتا خونِ بے زباں اپنا

Presented by www.ziaraat.com

کیا بہار آئی تھی گلشنِ رسالت پر
خوں میں جب نہایا تھا ایک اِک جواں اپنا

خاک و خوں میں جب غلطاں ہم پڑے تھے صحرا میں
ریگِ گرم تھی بستر، چرخ سائباں اپنا

کام جو ہمارا تھا جب وہ ہو چُکا پورا
تب بہن بڑھی آگے دینے امتحاں اپنا

دے رہا تھا خوں اپنا گلشنِ شریعت میں
چل کے راہ کانٹوں پر ایک ناتواں اپنا

سِسکیوں میں بدلے تھے قہقہے سرِ دربار
یوں بہن نے بدلا تھا رنگِ داستاں اپنا

کل جو سجدۂ حق میں ہم نے سر کٹایا تھا
سجدہ گاہِ ایماں ہے آج آستاں اپنا

یاد کر کے جو ہم کو اشکبار ہوتے ہیں
وہ ہمیں کو پائیں گے میرِ کارواں اپنا

شکرِ حق کرو پہونچے تم ہمارے قدموں میں
ہم نے تم کو دِکھلایا قصرِ جاوداں اپنا

(۲)

کربلا اے کربلا

تجھ پہ کتنے شہیدوں کا خوں بہہ گیا
کربلا۔ کربلا۔ کربلا۔ کربلا

تجھ پہ کتنے شہیدوں کا خوں بہہ گیا
اور تو چُپ رہی تو نہ تڑپی ذرا
حشر میں منہ نبیؐ کو دکھائے گی کیا

کربلا - کربلا - کربلا - کربلا

تجھ پہ عونؑ و محمدؑ کی لاشیں گریں
چشمِ زینبؑ میں بچوں کی شکلیں پھریں
تو نہ ابھری کہ ماں دیکھ لیتی ذرا
کربلا - کربلا

Presented by www.ziaraat.com

لاشِ قاسمؑ کو گھوڑے کچلتے رہے
خوں کے سوتے رگوں سے اُبلتے رہے
اور ترا دشت وہ خون پیتا رہا

کربلا ۔ کربلا ۔ کربلا ۔ کربلا

کاش خیمے تک آجاتی بہہ کر فرات
یوں نہ کٹتے سرِ راہ سقّے کے ہات
یوں سسکتی نہ سوکھے گلوں میں صدا

کربلا ۔ کربلا ۔ کربلا ۔ کربلا

لاشِ اکبرؑ کی تجھ پر تڑپتی رہی
اور تیری زمیں تھی کہ تپتی رہی
ایک اک ذرّہ نوکِ سناں بن گیا

کربلا ۔ کربلا ۔ کربلا ۔ کربلا

تو نے اصغرؑ کو دیکھا بلکتے ہوئے
پیاس سے باپ کے منہ کو تکتے ہوئے
تیرے دریا کا پانی چھلکتا رہا

کربلا ۔ کربلا ۔ کربلا ۔ کربلا

لاشِ شبّیرؑ پامال ہوتی رہی
ایک ماں اپنے بچّے پہ روتی رہی
تو نے زہرؑا کو دیکھا تڑپتا ہوا

کربلا ۔ کربلا ۔ کربلا ۔ کربلا

تجھ پہ لُٹتے رہے مصطفےٰ کے حرم
کاش کھلتے نہ بیووں کے سر کم سے کم
تیرے ذرّے ہی بن جاتے ان کی ردا

کربلا ۔ کربلا ۔ کربلا ۔ کربلا

تجھ پہ آلِ پیمبرؐ کے خیمے جلے
رات بیووں نے کاٹی فلک کے تلے
تارے روتے رہے چاند تکتا رہا

کربلا ۔ کربلا ۔ کربلا ۔ کربلا

تو نے بیمارؑ کی وہ کراہیں سُنیں
جن میں احساس کی برچھیاں جذب تھیں
روح کی چیخ تھی جن کی دھیمی صدا

کربلا ۔ کربلا ۔ کربلا ۔ کربلا

Presented by www.ziaraat.com

تونے دیکھا اسیروں کو جاتے ہوئے
سر کے بالوں سے منہ کو چھپاتے ہوئے
دل شکستہ، رسن بستہ و بے ردا

کربلا، کربلا، کربلا، کربلا

اب ترے خاک اڑانے سے کیا فائدہ
میتیں رہ گئیں، قافلہ جاچکا
حشر تک تو ہے اب اور شغلِ عزا

کربلا، کربلا، کربلا، کربلا

۳

انیسؔ .

میری گود اُجڑی میری مانگ اُجڑی، اکبر بھی نہیں سرور بھی نہیں
سب لُٹ گیا راہِ خالق میں، حد یہ ہے کہ اب اصغر بھی نہیں

دو چیزیں ہیں ایسی دنیا میں، جن سے ہے سکوں تھا اور قوتِ دل
میری قسمت ایسی پھوٹ گئی، شوہر بھی نہیں دلبر بھی نہیں

مچلی ہے سکینہؑ اس درجہ، دوں اُس کو تسلی کیا کہہ کر
عباسؑ نہیں سرور بھی نہیں، پانی بھی نہیں گوہر بھی نہیں

کس درجہ مصائب لکھے ہیں، اک شب کی دولہن کی قسمت میں
نہ باپ نہ بھائی اور نہ چچا، اولاد نہیں شوہر بھی نہیں

جرأت نہ کسی کو پہلے ہوئی، اب کرتے ہیں اعدا جور و جفا
ہیبت سے لرزتے تھے جس کی، وہ شیرِ وفا پیکر بھی نہیں

Presented by www.ziaraat.com

کرتے ہیں جفائیں آ آ کر بے وارث جان کے اہلِ ستم
سب قتل ہوئے راہِ حق میں سالار نہیں لشکر بھی نہیں

عُریاں ہیں جنازے مقتل میں، ہم قیدی ہیں اور سر ننگے
کس طرح سے ہوگا غسل و کفن، پانی بھی نہیں چادر بھی نہیں

کس کس سے کروں روداد بیاں کس کس کو بتاؤں اپنا نشاں
میں ایسی مسافر ہوں جس کی، منزل بھی نہیں رہبر بھی نہیں

کہتے ہیں انیسِ آلِ نبیؐ ہم خود کو مگر سچ تو یہ ہے
ظاہر میں تو لاکھوں ہیں لیکن، باطن میں تو مٹھی بھر بھی نہیں

(۴)

ماں بازو ہلا کر کہتی تھی، جاگو علی اکبرؑ بھور بھئی

ماں بازو ہلا کر کہتی تھی، جاگو علی اکبرؑ بھور بھئی
ستکال بھیانک رین کٹی، جاگو علی اکبرؑ بھور بھئی

آکاش پہ تارے ڈوب گئے، ندیا کے کنارے بھیڑ لگی
چہکار مچاوت ہیں پنچھی، جاگو علی اکبرؑ بھور بھئی

پالا ہے تمہیں بالک پن سے، زہراؑ کی سہاگن بیٹی نے
دیکھو نہ خفا ہو جائیں پھوپی، جاگو علی اکبرؑ بھور بھئی

کچھ ماں سے خفا ہو کیا بیٹا، میں نے تو تمہیں کچھ بھی نہ کہا
مورے لال پہ کیسی نیند لگی، جاگو علی اکبرؑ بھور بھئی

Presented by www.ziaraat.com

ہتھیار بدن پر سجتے ہیں، من موہن پتر محمدؐ کے
لو جلتے ہیں رن کو چھتر پتی، جاگو علی اکبرؑ بھور بھی

وہ بات پہ سر دینے کے لیے، رن ویر چلے رن بھومی کو
للکار سے ہلتی ہے دھرتی، جاگو علی اکبرؑ بھور بھی

اسواری کھڑی ہے رن کے لیے، بیاکُل ہے پھوپھی درشن کیلئے
اور سیج پہ تم سوئے ہوابھی، جاگو علی اکبرؑ بھور بھی

آنور یہ بلک کر کہتی تھی ماں، مورے سُندر مُکھ کب دو گے اذاں
ہوتی ہے سحر لو پھوٹ چلی، جاگو علی اکبرؑ بھور بھی

۵

ہائے علی اصغرؑ ہائے علی اصغرؑ
ہائے علی اصغرؑ، ہائے اصغرؑ

ہ، ہ، ہ، ہ، ہ، ہ، ہ، ہ، ہ، ہ، ہ، ہ، ہ، ہ، ہ، ہ، ہ، ہ

دے چکے ھَل مِن کی صدا رن میں جب شبیرؑ
گر کے جھولے سے پکارا اصغرِؑ بے شیر
ہوں نہ بابا مضطرب حاضر ہے یہ دلگیر

ہائے علی اصغرؑ، ہائے علی اصغرؑ، ہائے علی اصغرؑ ہائے علی اصغرؑ

ہاتھوں سے پکڑے کمر آئے شہِ ذیجاہ
پڑ گئی کمہلائے ہونٹوں پر نظر ناگاہ
چوم کے سوکھے لبوں کو شہ نے کھینچی آہ

ہائے علی اصغرؑ، ہائے علی اصغرؑ ہائے علی اصغرؑ ہائے علی اصغرؑ

Presented by www.ziaraat.com

ہاتھوں کو پھیلا کے بولے شاہِ خوشخصال
چل تجھے پانی پلا لاؤں میں رن سے لال
ظالموں سے میں کروں گا آب کا سوال

ہائے علی اصغرؑ، ہائے علی اصغرؑ، ہائے علی اصغرؑ، ہائے علی اصغرؑ

کیا کروں اصغرؑ میں ہوں زخموں سے چور چور
دے نہیں سکتا تمہیں پانی ہے دل رنجور
تم گلہ نہ کرنا بیٹا باپ ہے مجبور

ہائے علی اصغرؑ، ہائے علی اصغرؑ، ہائے علی اصغرؑ، ہائے علی اصغرؑ

لیکے اصغرؑ کو چلے پھر جانبِ میداں
دی صدا ہے کیا خطا چھ ماہ کا ناداں
دو اسے پانی ہے یہ کچھ لمحوں کا مہماں
ہائے علی اصغرؑ، ہائے علی اصغرؑ، ہائے علی اصغرؑ، ہائے علی اصغرؑ

جاں بلب تھا دستِ شہ پہ پیاس سے بے شیر
حرملہ نے ناگہاں مارا اک ایسا تیر
گردنِ اصغرؑ چھدی اور بازوئے شبیرؑ
ہائے علی اصغرؑ، ہائے علی اصغرؑ، ہائے علی اصغرؑ، ہائے علی اصغرؑ

جب چلے خیمے کی جانب شاہِ دل ملول
ہاتھ میں لاشِ پسر سر پر لٹائے دھول
لو رباب اصغرؑ کو چیخے دہ دل بتول
ہائے علی اصغرؑ، ہائے علی اصغرؑ، ہائے علی اصغرؑ، ہائے علی اصغرؑ
اب تمہارے بعد ہے یہ زندگی ویران
کر گئے جھولے کو خالی، گھر کیا سنسان
اب مجھے لگتا ہے میرا جسم بھی بے جان
ہائے علی اصغرؑ، ہائے علی اصغرؑ، ہائے علی اصغرؑ، ہائے علی اصغرؑ
ماں پکاری چیخ کر اصغرؑ ترے قربان
کر گئے مجھ غمزدہ کی گود کو ویران
کیا یہ ننھا سا گلا تھا لائقِ پیکان
ہائے علی اصغرؑ، ہائے علی اصغرؑ، ہائے علی اصغرؑ، ہائے علی اصغرؑ
کہہ کے بانو ہائے پچھاڑے کھاتی تھی سرشار
کس طرح بے شیر میں بھولوں گی تیرا پیار
پھر دکھا دے چل کے ماں کو گھٹنیاں اک بار
ہائے علی اصغرؑ، ہائے علی اصغرؑ، ہائے علی اصغرؑ، ہائے علی اصغرؑ

Presented by www.ziaraat.com

٦

عباسؑ علمدار کی جرأت تو ذرا دیکھ

عباسِؑ علمدار کی جرأت تو ذرا دیکھ
بپھرے ہوئے ضیغم کو سرِ کرب و بلا دیکھ

قبضے میں تھا ہر چند کہ بہتا ہوا دریا
عباسؑ نے ہونٹوں کو مگر تر نہ کیا دیکھ

کٹوا دیے ہاتھ اپنے کہ پانی کو چھوا تھا
اے دیکھنے والے اسے کہتے ہیں وفا دیکھ

غازی کے وسیلے سے اُٹھا ہاتھ دُعا کو
تا عرشِ بریں جائے گی پھر تیری دُعا دیکھ

آنکھوں سے لگا چوم پھریرے کو علم کے
ہے سامنے تیرے علمِ فوجِ خدا دیکھ

ناز اپنی عبادت پہ عبث ہے تجھے زاہد
سجدہ کوئی کرتا ہے تہِ تیغِ جفا دیکھ

اکسیر ہے تا حشر یہ بیمار کے حق میں
آنکھیں ہیں تو یہ معجزہ خاکِ شفا دیکھ

شہ بولے سکینہؑ سے کہ عباسؑ کو روکو
اب جا کے نہ واپس کبھی آئیں گے چچا دیکھ

شبیرؑ اُٹھاتے ہیں جواں لال کی میت
دشوار ہے کتنی رہِ تسلیم و رضا دیکھ

شہ نے کہا بے شیر کو تربت میں لٹا کر
ایذا نہ ہو بچے کو کوئی دشتِ بلا دیکھ

Presented by www.ziaraat.com

اُمّت نے جلا ڈالا محمّد کا بھرا گھر
یوں اجرِ رسالت کیا امت نے ادا دیکھ

بے مقنع و چادر کیا اولادِ نبیؐ کو
بدلی ہوئی دنیا کی نگاہوں کو ذرا دیکھ

۷

لوریاں دیتی تھی ماں اصغرِ ناداں سوجا

لوریاں دیتی تھی ماں اصغرِ ناداں سوجا
میری آغوش میں اک رات کے مہماں سوجا

پاسباں اکبرؑ و عباسؑ ہیں خیموں کے ابھی
ہیں ترے سر پہ ابھی سرورِ ذیشاں سوجا

آج کی شب کی خموشی یہ پتہ دیتی ہے
صبح اُٹھے گا کوئی ظلم کا طوفاں سوجا

کل تو خیمہ کوئی ہوگا نہ یہ وارث ہوں گے
کل تو اس دشت میں ہے شامِ غریباں سوجا

Presented by www.ziaraat.com

آج کی شب تو سُلاتی ہے تھپک کر مادر
کل سُلائے گا تجھے ظلم کا پیکاں سوجا

آج آنچل کو مرے اوڑھ کے سوجا مرے لال
کل تو ہونا ہے میرے سر کو بھی عُریاں سوجا

آج میں کیوں نہ سنواروں ترے گیسو بیٹا
کل بندھے ہوں گے مرے ہاتھ مری جاں سوجا

تیرے اس چاند سے چہرے کے تصدّق مادر
کل تو ہونا ہے اسے خاک میں پنہاں سوجا

آج تو سایۂ دامانِ ردا ہے تجھ پر
کل چھپائے گی تجھے خاکِ بیاباں سوجا

بعد تیرے نہ سکینہ بھی جیے گی بیٹا
مجھ سے لے لیگا اُسے شام کا زنداں سوجا

ختم کرتا ہے ترے نوحۂ غم کو تقویٰ
ہے ترے واسطے شاعر ترا گریاں سوجا

Presented by www.ziaraat.com

(۸)

شمشیر جب کہ آ گئی صفدر کے ہاتھ میں

شمشیر جب کہ آ گئی صفدر کے ہاتھ میں
ساحل خود آ گیا ہے دلاور کے ہاتھ میں
عباسؑ کو حسینؑ نے دیں کا علم دیا
جیسے علم رسولؐ کا جعفرؑ کے ہاتھ میں
آخر کو جب کسی سے نہ خیبر فتح ہوا
احمدؐ نے تب علم دیا حیدرؑ کے ہاتھ میں
مالک نے جب خرید لیا نفسِ حیدری
مرضی خدا کی آ گئی حیدرؑ کے ہاتھ میں
خود چھوڑ دی علیؑ کی سخاوت کو دیکھ کر
اونٹوں کی جو مہار تھی قنبر کے ہاتھ میں
اے اہلِ دل بتاؤ کہ گذرے گی تم پہ کیا
کوزہ جو خالی دیکھو گے دختر کے ہاتھ میں

انسانیت بھی رونے لگی منہ کو پھیر کر
باندھی رسن جو زینبؑ مضطر کے ہاتھ میں
اس کو زمیں پہ پھینکیں کہ سوئے فلک اسے
اصغرؑ تمہارا خون ہے سرور کے ہاتھ میں
راہِ وفا میں ہو گئے اکبرؑ بھی شہید
اصغرؑ کو ماں نے دے دیا سرورؑ کے ہاتھ میں
انصار اور عزیز تو سب ہو گئے شہید
اب فیصلہ ہے جنگ کا اصغرؑ کے ہاتھ میں
بعدِ حسینؑ عابدِ بیمار ہیں امام
کارِ نبیؐ ہے اک تنِ لاغر کے ہاتھ میں
اب ہے حسن کو مدحتِ آلِ نبیؐ سے کام
انجام کیا ہو یہ ہے پیمبرؐ کے ہاتھ میں

Presented by www.ziaraat.com

۹

"مرحبا سیّدِ ابرار حسینؑ ابنِ علیؑ"

مرحبا سیّدِ ابرار حسینؑ ابنِ علیؑ
دینِ احمدؐ کے مددگار حسینؑ ابنِ علیؑ
حق کی اطاعت کے پرستار حسینؑ ابنِ علیؑ
مرضیٔ حق کے خریدار حسینؑ ابنِ علیؑ
دینِ اسلام کے معمار حسینؑ ابنِ علیؑ
مرحبا سیّدِ ابرار حسینؑ ابنِ علیؑ

ظلمت اس طرح سے عالم میں تھی اٹھلائی ہوئی
موت ہر صاحبِ ایمان پہ منڈلائی ہوئی
باغِ اسلام کی ہر شاخ تھی مرجھائی ہوئی
خون سے تیرے ہوئی گلزار حسینؑ ابنِ علیؑ
مرحبا سیّدِ ابرار حسینؑ ابنِ علیؑ

نیکیاں پھرتی تھیں شیطان کی بہکائی ہوئی
دہریت مطلعِ ایمان پہ تھی چھائی ہوئی
پھرتی تھی عصمتِ کونین بھی گھبرائی ہوئی
تو نے کی کفر سے پیکار حسینؑ ابنِ علیؑ
مرحبا سیّدِ ابرار حسینؑ ابنِ علیؑ

بن کے حق تو نے کی باطل کے پرستاروں سے جنگ
ظالم و رہزن و خونخوار ستمگاروں سے جنگ
شاہی سے اور حکومت کے پرستاروں سے جنگ
بن گیا آہنی دیوار حسینؑ ابنِ علیؑ
مرحبا سیّدِ ابرار حسینؑ ابنِ علیؑ

جو بڑھے حد سے عدو ظلم و ستم ڈھاتے رہے
مینہ کی طرح لعیں تیروں کے برساتے رہے
دشت اور کوہ، جفا دیکھ کے تھراتے رہے
تو رہا حق کا نگہدار حسینؑ ابنِ علیؑ
مرحبا سیّدِ ابرار حسینؑ ابنِ علیؑ

Presented by www.ziaraat.com

تیرِ اصغرؑ کو لگا شکرِ خدا تو نے کیا
نوجواں قتل ہوا شکرِ خدا تو نے کیا
بھائی غربت میں چھٹا شکرِ خدا تو نے کیا
ہے نہ تجھ سا کوئی غمخوار حسینؑ ابنِ علیؑ
مرحبا سیدِ ابرار حسینؑ ابنِ علیؑ

کربلا نام ہے اک حق و صداقت کا انیس
کربلا نام ہے دستورِ اطاعت کا انیس
کربلا نام ہے شبیرؑ کی عظمت کا انیس
کر گیا دین کو بیدار حسینؑ ابنِ علیؑ
مرحبا سیدِ ابرار حسینؑ ابنِ علیؑ

---

(۱۰)

"اسلام کی تبلیغ یہ تبلیغِ عزا ہے"

اسلام کی تبلیغ یہ تبلیغِ عزا ہے
سرور کی عزاداری سے ملّت کی بقا ہے

ہر سینۂ مومن بخدا کرب و بلا ہے
جو دل بھی ہے وہ روضۂ شاہِ شہدا ہے

یہ آگ کا دریا ہے کہ پانی کی ندی ہے
پیاسوں کی نگاہوں میں دھواں ساری فضا ہے

مہماں کو یہ پروانۂ جنت دیا شہ نے
زہراؑ کا جو رومال سرِ حُر پہ بندھا ہے

اب جھک نہیں سکتا کبھی عباسؑ کا پرچم
یہ مشک علم میں نہیں تعویذ بندھا ہے

پیش آ گیا اکبرؑ کو کوئی معرکہ دشوار
ماں کھولے ہوئے بال جو مصروفِ دعا ہے

ممتا ہی کسی ماں کی بتا سکتی ہے اس کو
کیوں درد یہ لیلیٰ کے کلیجے میں اٹھا ہے

Presented by www.ziaraat.com

تنہا علی اکبرؑ کا کلیجہ نہیں چھیدا
اس برچھی نے اسلام کا دل توڑ دیا ہے

بیٹے کے کلیجے سے سِناں باپ نکالے
یہ معرکہ خیبر شکنی سے بھی سوا ہے

جو صبر کی تصویر نکھر آئی تو پوچھا اور
یہ کس کا لہو شاہ نے چہرے پہ مَلا ہے

ہے لوٹ کے سامان میں گہوارۂ بے شیر
بانوؑ کے کلیجے میں نیا گھاؤ لگا ہے

ہچکی جو کبھی آئی تو صغرؑا نے کہا یہ
نانی میرے اصغرؑ نے مجھے یاد کیا ہے

پیراہنِ صد چاک بھی چھوڑا نہ شقی نے
جسمِ شہِ مظلوم پہ زخموں کی قبا ہے

فریاد و فغاں نوحہ و ماتم سے حرم کے
زنداں بھی عزاخانۂ شبیرؑ بنا ہے

قیدی نے زباں کھولی لرزنے لگا دربار
بیمار کی للکار میں حیدرؑ کی صدا ہے

یہ کون ہے جو پہنے ہوئے ہتھکڑی بیڑی
زنداں میں لحد ننھی سی اک کھود رہا ہے

یہ داغ منورؔ میرے سینے پہ رہے گا
اک چاند ہے جو ماتمِ سرور سے مِلا ہے

Presented by www.ziaraat.com

(۱۱)

نیند تُربت میں آئے گی کیوں کر
آؤ گودی میں سو رہو اصغرؑ

کہہ رہی تھیں رباب رو رو کر
لُوٹ کر ہم کو جا چکا لشکر
چھا گیا ہے سکوتِ صحرا پر
دل ہلاتا ہے دشت کا منظر
نیند تُربت میں آئے گی کیوں کر
آؤ گودی میں سو رہو اصغرؑ

ننھا دل کیسے چین پائے گا
کون جھولا تمہیں جھلائے گا
تم کو ماں کا خیال آئے گا
ہُو کا عالم بہت ڈرائے گا
نیند تُربت میں آئے گی کیوں کر
آؤ گودی میں سو رہو اصغرؑ

دل کی راہیں تلاش کرتی ہیں
تم کو آنکھیں تلاش کرتی ہیں
سرد آہیں تلاش کرتی ہیں
میری باہیں تلاش کرتی ہیں
نیند تُربت میں آئے گی کیوں کر
آؤ گودی میں سو رہو اصغرؑ

شہ نے مرقد کہاں بنایا ہے
چاند میرا کہاں چھپایا ہے
تم نے جنگل کہاں بسایا ہے
لال تم کو کہاں سُلایا ہے
نیند تُربت میں آئے گی کیوں کر
آؤ گودی میں سو رہو اصغرؑ

غم کی دنیا نہ یاد آئے گی
ماں تمہیں کیا نہ یاد آئے گی
میری ممتا نہ یاد آئے گی
کیا سکینہؑ نہ یاد آئے گی
نیند تُربت میں آئے گی کیوں کر
آؤ گودی میں سو رہو اصغرؑ

Presented by www.ziaraat.com

بڑا آرام ماممتا دے گی
پھاہے زخموں پہ بھی لگا دے گی
دودھ اُترا ہوا پلا دے گی
لوریاں دے کے ماں سُلا دے گی

نیند تُربت میں آئے گی کیوں کر
آؤ گودی میں سو رہو اصغرؑ

کیسے دیکھو گے قبر کا منظر
وہاں تکیہ ہے اور نہ ہے بستر
وہاں پھپیاں ہیں اور نہ ہے خواہر
وہاں جھولا ہے اور نہ ہے مادر

نیند تُربت میں آئے گی کیوں کر
آؤ گودی میں سو رہو اصغرؑ

خون روتے ہیں دل کے سب چھالے
ہو کہاں میرے منتوں والے
دو صدا مجھ کو ناز کے پالے
تھے یہ ماہرِ رباب کے نالے

نیند تُربت میں آئے گی کیوں کر
آؤ گودی میں سو رہو اصغرؑ

۱۲

ہم اِس علم کو لیے چاروں سمت گھومیں گے
دُرود پڑھ کے اِسے بار بار چُومیں گے

وفا پرست وفا کا نشان لے کے چلے
حسینیت کا وہی آن بان لے کے چلے
پُرانے غم کا نیا ترجمان لے کے چلے
علم کے سائے میں ہم اک جہان لے کے چلے

ہم اِس علم کو لیے چاروں سمت گھومیں گے
دُرود پڑھ کے اِسے بار بار چُومیں گے

یہ وہ علم ہے جو دربارِ پنجتن میں رہا
زہے نصیب امامت کی انجمن میں رہا
کبھی حجاز میں چمکا کبھی یمن میں رہا
ہر اک مقام پہ یہ اپنے بانکپن میں رہا

ہم اِس علم کو لیے چاروں سمت گھومیں گے
دُرود پڑھ کے اِسے بار بار چومیں گے

Presented by www.ziaraat.com

یہی علم تو رسولؐ زمن کے ہاتھ میں تھا
کبھی یہ حیدرؑ خیبر شکن کے ہاتھ میں تھا
بوقتِ صلح امامِ حسنؑ کے ہاتھ میں تھا
کبھی حسینؑ غریب الوطن کے ہاتھ میں تھا

ہم اِس علم کو لیے چاروں سمت گھومیں گے
دُرود پڑھ کے اِسے بار بار چومیں گے

اِسی علم نے ہر اک قلب کو جھنجوڑ دیا
اِسی علم نے تو ذہنوں پہ نقش چھوڑ دیا
اِسی علم نے زمانے کے رُخ کو موڑ دیا
یزیدیت کا اِسی نے غرور توڑ دیا

ہم اِس علم کو لیے چاروں سمت گھومیں گے
دُرود پڑھ کے اِسے بار بار چومیں گے

ہم اِس علم کے سہارے کلام کرتے ہیں
زباں کھول کے ذکرِ امام کرتے ہیں
ہم اِس علم کا بہت احترام کرتے ہیں
بڑے ادب سے ہم اِس کو سلام کرتے ہیں

ہم اِس علم کو لیے چاروں سمت گھومیں گے
دُرود پڑھ کے اِسے بار بار چومیں گے

اگر نہ اِس کو اُٹھاتے تو آج کیا ہوتا
وفا کے نام سے کوئی نہ آشنا ہوتا
نہ کربلا کا نہ کعبے کا تذکرہ ہوتا
رسولِ پاک کا اسلام مٹ گیا ہوتا

ہم اِس علم کو لیے چاروں سمت گھومیں گے
دُرود پڑھ کے اِسے بار بار چومیں گے

علم جو غازی کو فرزندِ مصطفیٰ نے دیا
زمین بوس ہوئے اور قدم کو چوم لیا
قریں سکینہ کھڑی تھی اسے بھی پیار کیا
سنبھالی سوکھی ہوئی مشک اور پھر یہ کہا

ہم اِس علم کو لیے چاروں سمت گھومیں گے
دُرود پڑھ کے اِسے بار بار چومیں گے

علم کو لائے جو ہی خیمے میں شہہِ ابرار
سکینہؑ آگئی زیرِ علم بحالتِ زار
یہ سر کو پیٹ کے کرتی تھی شہ سے وہ گفتار
کہاں ہیں میرے چچا کچھ تو کیجیے اظہار

ہم اِس علم کو لیے چاروں سمت گھومیں گے
دُرود پڑھ کے اِسے بار بار چومیں گے

Presented by www.ziaraat.com

اُٹھایا گود میں سرورؑ نے اور رو کے کہا
سکینہؑ نہر سے آئے نہیں تمہارے چچا
اُٹھا کے لائے ہیں اکبرؑ ابھی علم بیٹا
بس اب نہ رو کے رُلاؤ بڑا ہے یہ صدمہ

ہم اِس علم کو لیے چاروں سمت گھومیں گے
دُرود پڑھ کے اِسے بار بار چومیں گے

علم تو آیا ہے مشکیزہ بھی ہے اس میں بندھا
علم اُٹھا کے نہیں لائے ہیں تمہارے چچا
تلاش کرتی ہو تم کس کو فاطمہؑ صغرا
مدینے پہونچ کے یہ فضل نے کیا نوحہ

ہم اِس علم کو لیے چاروں سمت گھومیں گے
دُرود پڑھ کے اِسے بار بار چومیں گے

---

(۱۳)

" آپ بابا کہاں ہیں بتا دیجیے "

آپ بابا کہاں ہیں بتا دیجیے
مجھ کو کہہ کر سکینہؑ صدا دیجیے

مدّتیں ہو گئیں ہیں مدینہ چھُٹے
مجھ کو نانا کا روضہ دکھا دیجیے

رن سے جا کر وہ خیمے میں پلٹا نہیں
میرا اصغرؑ کہاں ہے بتا دیجیے

چادریں چھین کر شمر سب لے گیا
میری پھُپھیوں کی چادر دلا دیجیے

دشتِ غربت میں غربت کی رات آ گئی
نیند آتی ہے مجھ کو سُلا دیجیے

آگ خیموں میں اعدا لگانے لگے
سونے والے سپاہی جگا دیجیے

لُوٹ لے جائیں گھر سارا اعدا مگر
میرے اصغرؑ کا جھولا دلا دیجیے

Presented by www.ziaraat.com

میں چچا کو بلا لاؤں گی جا کے خود
مجھ کو دریا کا رستہ بتا دیجیے
بابا اپنی سکینہؑ سے کچھ بولیے
یہ خموشی کے پردے ہٹا دیجیے
میں طمانچوں کے دکھلاؤں گی یہ نشان
بھیا اکبرؑ کو رن سے بلا دیجیے
دم گھٹا جا رہا ہے میں مر جاؤں گی
میری گردن رسن سے چھڑا دیجیے
اپنے ماہر کی آنکھوں کو اے شاہِ دیں
ایک بار اور روضہ دکھا دیجیے

---

(۱۴)

" کبھی مقتل سے جو زنداں میں ہَوا آتی ہے "

کبھی مقتل سے جو زنداں میں ہَوا آتی ہے
ایک معصوم کے رونے کی صدا آتی ہے
ماں دعا کرتی تھی اصغرؑ مرا پروان چڑھے
موت کہتی تھی کہ اِس سن میں قضا آتی ہے
ہائے بیمار کی زنجیر ہلاتے ہیں لعیں
قید میں نیند جو عابدؑ کو ذرا آتی ہے
یادِ شبیرؑ میں بھر جاتے ہیں اشکوں سے طعام
سامنے جب کبھی عابدؑ کے غذا آتی ہے
یادِ اصغرؑ میں تڑپ جاتا ہے دل مادر کا
کسی بچے کے جو رونے کی صدا آتی ہے
جب بیاں کرتی ہیں زنداں کی مصیبت زینبؑ
دَر و دیوار سے رونے کی صدا آتی ہے
خود کو جھولے سے گرا دیتے ہیں اصغرؑ اُس دم
جبکہ بابا کے بلانے کی صدا آتی ہے
ماں سُلا دیتی ہے بچوں کو اگر بہلا کر
یادِ شہ آ کے سکینہؑ کو جگا دیتی ہے ✱

Presented by www.ziaraat.com

۱۵

"ہر دے میں جگہ پاتے جیون میں سما جاتے"

ہر دے میں جگہ پاتے جیون میں سما جاتے
شبیرؑ مدینے سے گر ہند میں آ جاتے

کچھ کال نہ پڑ جاتا سنسار میں پانی کا
دو بوند اگر ظالم اصغرؑ کو پلا جاتے

اصغرؑ کو تو جلدی تھی پرلوک پہونچنے کی
گردن کا جو زخم اپنی ماتا کو دکھا جاتے

سنتے ہیں سکینہؑ کا یہ قید میں کہنا تھا
بابا میرے دم بھر کو سینے پہ سلا جاتے

یہ لاشۂ اکبرؑ پہ کہتے تھے شہِ والا
اک بار اذاں پھر سے بابا کو سنا جاتے

بابا میں کبھی شکوہ کرتی نہیں پانی کا
لاشہ میرے عموؑ کا ندیا سے اٹھا لاتے

اکبرؑ تری فرقت سے پھنکتا ہے جگر ماں کا
ہے آگ لگی دل میں اس کو تو بجھا جاتے

گھنگور اندھیرا ہے اے ظالموں زنداں میں
تربت پہ سکینہؑ کی اک دیپ جلا جاتے

کیا اتنی بھی جلدی تھی پرلوک کی اے اکبرؑ
کبراؑ کو رنڈاپے کی چادر تو اڑھا جاتے

دکھ اتنے اٹھائے ہیں سچائی کی رکھشا میں
پڑتے جو پہاڑوں پر سرما سا بنا جاتے

نادان سکینہؑ کو ارمان یہ ابتک ہے
عموؑ میرے دم بھر کو صورت تو دکھا جاتے

شبیرؑ کو جنتا کی چاہت نہ اگر ہوتی
کیوں گود کے پالوں کو ماٹی میں ملا جاتے

Presented by www.ziaraat.com

(۱۶)

"روکے زینبؑ نے کہا رہ گئے سرور تنہا"

روکے زینبؑ نے کہا رہ گئے سرور تنہا
لاکھ ہیں دشمنِ دیں اور ہے اِک سر تنہا

نہ تو مقنع ہے نہ چادر نہ عماری بھیّا
سر کھلے بلوے میں آئی تیری خواہر بھیّا
ہو چکی شام جُدا ہو گئے انصار و رفیق
دشت کی گود میں ہے عابدِ مضطر تنہا

تم تو عباسؑ ترائی میں پڑے سوتے ہو
ظلم کے بیچ میں ہے سبطِ پیمبرؐ تنہا
آؤ سینے سے لگا لوں مجھے ڈر لگتا ہے
کیسے رہ پاؤ گے اس دشت میں اصغرؑ تنہا

کوئی پیغام بھی کہلاؤ گے تم نانا کو
جا رہی ہے یہ بہن قبرِ نبیؐ پر تنہا
لوگ پوچھیں گے اگر کیا اُنھیں بتلاؤں گی
دل تو پھٹ جائے گا جب جاؤں گی میں گھر تنہا

کر کے قبضے میں فرات آج بڑے فخر کے ساتھ
نہر پر سوتے ہیں عباسؑ دلاور تنہا
آ کے اندازِ وغا دیکھیں زمانے والے
جنگ کرتے ہیں عدو سے علی اصغرؑ تنہا

پھوپی امّاں میں ابھی آتی ہوں پانی دے کر
دشت میں سوتے ہیں پیاسے علی اصغرؑ تنہا
اے حسنؔ پاؤ گے دربارِ حسینؑ سے صلہ
فاطمہؑ دیں گی تمہیں خُلد میں اک گھر تنہا

Presented by www.ziaraat.com

۱۷

آگیا ماہِ عزا آنسو بہا لو فاطمہؑ

آگیا ماہِ عزا آنسو بہا لو فاطمہؑ
اپنے بیٹے کی صفِ ماتم بچھا لو فاطمہؑ

آگ سے سجادؑ کو آکر نکالو فاطمہؑ
جل نہ جائے عابدِ مضطر بچا لو فاطمہؑ

چھین کر چادر سروں سے لے گئے اعدائے دین
ننگے سر زینبؑ ہے چادر تو اُڑھا لو فاطمہؑ

زخم اتنے ہیں کہ گھوڑے پر سنبھل سکتے نہیں
گر نہ جائے لال کو آکر سنبھالو فاطمہؑ

تشنہ لب شبیرؑ کی ہمت پہ کہہ کر مرحبا
اپنے سینے سے ذرا بڑھ کر لگا لو فاطمہؑ

بوسہ لینا ہے اگر پیشانیٔ شبیرؑ کا
پہلے خاک و خوں تو چہرے سے ہٹا لو فاطمہؑ

سر ہے نیزے پر کھلے سر بیبیوں کے ساتھ ساتھ
لاشۂ بے سر ہے صحرا میں اُٹھا لو فاطمہؑ

سر کھلے اہلِ حرم ہیں شام کے بازار میں
بیبیوں کو آکے چادر تو اُڑھا لو فاطمہؑ

یاد کرکے رو رہی ہے باپ کی آغوش کو
گود میں بڑھ کر سکینہؑ کو اُٹھا لو فاطمہؑ

سینۂ اکبرؑ سے برچھی کا نکلنا ہے محال
کانپتا ہے ہاتھ شہ کا تم نکالو فاطمہؑ

دل بہت مشتاق ہے بہرِ زیارت روز و شب
اپنی تربت پر حسنؔ کو پھر بلا لو فاطمہؑ

Presented by www.ziaraat.com

۱۸

غربت پہ بے کسی پہ یہ صحرا اُداس ہے

غربت پہ بے کسی پہ یہ صحرا اُداس ہے
عباسؑ تیرے سوگ میں دریا اُداس ہے

گھر لوٹ کے کب آؤ گے مادر کے تھے یہ بین
اصغرؑ تمہاری یاد میں جھولا اُداس ہے

بیوہ حسنؑ کی کرتی تھیں سر پیٹ کر فغاں
بیٹا تمہاری موت سے کُنبہ اُداس ہے

سوتے تھے تم تو چین سے سینے پہ رکھ کے ہاتھ
اکبرؑ تمہارے واسطے کُنبہ اُداس ہے

مہماں بُلا کے مارا ہے بیکس حسینؑ کو
مولا کے غم میں عرشِ معلّٰے اُداس ہے

مولا نہ رَن کو جائیے کہتی تھیں بیبیاں
غش میں پڑی ہے بالی سکینہؑ اُداس ہے

پیاسے ہیں تین روز سے بچے حسینؑ کے
موجیں تڑپ رہی ہیں کنارہ اُداس ہے

بالوں سے جھاڑتی ہیں زمیں قتل گاہ کی
خنجر کو دیکھ کر دلِ زہراؑ اُداس ہے

بے چین ہیں لحد میں رسولِؐ فلک مقام
غم میں حسینؑ نانا کا روضہ اُداس ہے

سر سے ردائیں چھن چکیں خیمے بھی جل چکے
بے وارثوں کی رنج کا پردہ اُداس ہے

انجم سنبھال دل کو یہ غم کا مقام ہے
بے گور شہ کی لاش ہے کعبہ اُداس ہے

Presented by www.ziaraat.com

۱۹

جب ذوالجناح خیمے میں آیا لہو بھرا

جب ذوالجناح خیمے میں آیا لہو بھرا
اور یہ کہا کہ بیبیوں کا سردار مر گیا

سب بیبیاں علیؑ کو پکاریں یہ غل مچا
بیڑا ہے ہم غریبوں کا منجدھار میں پھنسا

تم حلِ مشکلات ہو شیرِ الٰہ ہو
ایسا نہ ہو کہ کشتی ہماری تباہ ہو

آنے سے ذوالجناح کے اک حشر تھا بپا
ناگاہ آئے غارتِ خیمہ کو اشقیا

راوی نے یہ لکھا ہے وہ راہوارِ باوفا
خیمے کے در کا روک کے رستہ کھڑا ہوا

نیزے عدو لگاتے تھے اُس خوشخرام کو
لیکن نہ راہ دیتا تھا وہ فوجِ شام کو

زینبؑ درِ خیام سے دیتی تھی یہ صدا
کیوں بے زباں کو تیر لگاتے ہو اشقیا

ہے ذوالجناح مرکبِ پیغمبرِ خدا
زینبؑ کے سر کو کاٹ تو اِس پر کرو جفا

اس کا گناہ کچھ نہیں یہ بے گناہ ہے
تم لوٹنے کو آتے ہو یہ ستر راہ ہے

آنے دے کس طرح سے یہ ہے فاطمہؑ کا گھر
اِس گھر میں آیا تھا ملک الموت پوچھ کر

بے وارثوں کو آہ ستاؤ نہ اس قدر
میں تم کو لائے دیتی ہوں جو کچھ ہے مال و زر

اِس ذوالجناح پہ نہ زیادہ جفا کرو
پانی دو بے زبان کو خوفِ خدا کرو

بولے عدو کہ پیاسا ہی ماریں گے اس کو ہم
پانی دیا سوار کو اِس کے نہ مرتے دم

رہوار سے جُدا ہوئی زینبؑ بچشمِ نم
حسرت سے ذوالجناح نے دیکھا بروئے غم

پانی نہ ظالموں نے دیا ذوالجناح کو
زینبؑ کے آگے ذبح کیا ذوالجناح کو

Presented by www.ziaraat.com

زینبؑ نے واحسینؑ کہا سر کو پیٹ کر
دوڑی بسوئے عابدؑ بیکس وہ نوحہ گر
نیزہ لگایا ایک ستمگر نے کھینچ کر
در آیا خیمہ گاہ میں سب لشکرِ عمر
کبریٰ تو خاک ملتی تھی چہرے پہ ہاتھ سے
کلثومؑ منہ چھپاتی تھی اپنا قنات سے

مقتل کی سمت دیکھ کے سینہ ہوئی بے قرار
چلائی یا حسینؑ سکینہؑ ترے نثار
آؤ اگر سکینہؑ کو کرتے ہو دل سے پیار
دیکھو کہ ہم پہ کرتے ہیں یہ ظلم بدشعار
پالا ہے تم نے مجھ کو بھی اس التفات سے
کھلوائیے طمانچے نہ غیروں کے ہاتھ سے

---

(۲۰) حسن

کھو گئے ہو تم کہاں ڈھونڈتی مادر
اے علی اکبرؑ میرے اے علی اکبرؑ میرے

زخم سینے پر لگا اور جگر تک چھد گیا
خون سے رنگین ہے سر زمینِ کربلا
ہاتھ رکھ لو زخم پر آتی ہے مادر
اے علی اکبرؑ میرے اے علی اکبرؑ میرے

آرزو یہ تھی میری، دیکھوں سہرے کی لڑی
ہائے قسمت کیا کروں خون میں میت ملی
سیج پھولوں کی کہاں، خاک کا بستر
اے علی اکبرؑ میرے، اے علی اکبرؑ میرے

Presented by www.ziaraat.com

محسن و یاور نہیں، شاہ کا لشکر نہیں
سو گئے عباسؑ بھی گود میں اصغرؑ نہیں
سیکڑوں رنج و محن، اور اک سرور
اے علی اکبرؑ میرے اے علی اکبرؑ میرے

اک سکینہ سی بہن، شل ہے کوڑوں سے بدن
اور گلو میں باندھنے، شمر لایا ہے رسن
ظلم کی ہے انتہا، چھن گئے گوہر
اے علی اکبرؑ میرے، اے علی اکبرؑ میرے

طوق کا آزار ہے عابدِ بیمار ہے
زینبؑ و کلثومؑ اور شام کا بازار ہے
بعد تیرے اہلِ شر، لے گئے چادر
اے علی اکبرؑ میرے، اے علی اکبرؑ میرے

قید سے جب آؤں گی میں مدینہ جاؤں گی
پوچھے گی صغرا تمہیں، کیا اُسے بتلاؤں گی
کس طرح سہہ پائے گی، غم تیرا خواہر
اے علی اکبرؑ میرے، اے علی اکبرؑ میرے

اے شہیدِ کربلا، اے شہیدِ مصطفےٰ
واسطہ ہے آپ کو شبرؑ و شبیرؑ کا
اب حسنؑ کی لیجیے، کچھ خبر اگر
اے علی اکبرؑ میرے، اے علی اکبرؑ میرے

Presented by www.ziaraat.com

انیس

(۲۱)

آجاؤ آ بھی جاؤ میرے پردیسی بیرن

آجاؤ آ بھی جاؤ میرے پردیسی بیرن
اِک بار فقط مل جاؤ میرے پردیسی بیرن

یہ آس لگائے در پر چھ ماہ تڑپ کر گزرے
شاید کہ ابھی آجاؤ، میرے پردیسی بیرن

ہاتھوں میں عصا کو تھامے کہتی تھی یہ صغرا رو کر
ہونٹوں پہ ہے دم آجاؤ، میرے پردیسی بیرن

اب فرقتِ غم سہنے کی طاقت بھی نہیں ہے دل میں
لِلّٰہ ترس کچھ کھاؤ، میرے پردیسی بیرن

اب فرقتِ غم سہنے کی طاقت بھی نہیں ہے دل میں
لِلّٰہ ترس کچھ کھاؤ، میرے پردیسی بیرن

دل میرا یہی کہتا ہے، اب مل نہ سکوں گی تم سے
آکر تو اسے سمجھاؤ، میرے پردیسی بیرن

مر جائے گی صغرا لے کر ملنے کی تمنا دل میں
اب اور نہیں تڑپاؤ، میرے پردیسی بیرن

عمّو نے بھی سمجھایا تھا، بابا نے بھی فرمایا تھا
بلوائیں گے اب رہ جاؤ، میرے پردیسی بیرن

موت آتی ہے تو آجائے لیکن ہے تمنا میری
تم آکے مجھے دفناؤ، میرے پردیسی بیرن

یہ یاد ضرور رکھنا، دلہن کو بھی لے کر آنا
مرقد پہ میرے جب آؤ، میرے پردیسی بیرن

Presented by www.ziaraat.com

بابا نہ کبھی ٹالیں گے عمو جو کہیں گے اُن سے
اب اُن سے ہی تم کہلاؤ، میرے پردیسی بیرن

کچھ کھاتی نہ کچھ پیتی تھی، سوتی بھی نہ تھی روتی تھی
تھا وردِ زباں گھر آجاؤ، میرے پردیسی بیرن

گریاں ہیں انیسؔ ہمدم سُن کر یہ بیانِ صُغرا
صورت تو ذرا دکھلاؤ، میرے پردیسی بیرن

انیسؔ

(۲۲)

کچھ معجزہ اے شامِ غریباں تو دکھا دے

وارث نہیں اب کوئی، شہید ہو گئے سرور
مصروفِ فغاں ہیں حرمِ سبطِ پیمبر
نزدیک چلے آتے ہیں خیموں کے ستمگر
اتنا بھی نہیں کوئی جو روکے انھیں بڑھ کر
سب چھوٹے بڑے کرتے ہیں یوں درد سے نالے
اِن ظالموں سے کوئی نہیں آ کے بچا لے

- - - - - - - - - - - -

کچھ معجزہ اے شامِ غریباں تو دکھا دے
جلتے ہوئے خیموں کی ذرا آگ بجھا دے

Presented by www.ziaraat.com

پھیلا ہے دھواں گُھٹتا ہے دَم خورد و کلاں کا
بے وارثوں کو کچھ تو کہیں امن کی جا دے

بیہوش ہیں تپ سے نہ جلا دیں کہیں شعلے
تو سیدِ سجّاد کو بستر سے اُٹھا دے

مر جائے گی جلتے ہوئے دیکھے گی جو بانو
لِلّٰہ تو گہوارۂ اصغرؑ کو بچا دے

بن باپ کی بچّی کو جلا دے نہ بھڑک کر
دامن میں لگی آگ سکینہؑ کی بجھا دے

ہے مجمعِ اعدا کھُلے سر آلِ نبیؐ ہیں
تاریکیٔ شب کی ہی ردا لا کے اُڑھا دے

دُر بالی سکینہؑ کے لعیں چھین رہا ہے
مقتل میں ذرا شانۂ عبّاسؑ ہلا دے

جو لے گیا ہے چھین کے کانوں سے ستمگر
وہ شمرِ لعیں سے دُرِ بالی سکینہؑ کے دلا دے

کس کرب سے دیتی ہے صدائیں سرِ مقتل
بچھڑے ہوئے عمّو سے بھتیجی کو ملا دے

پھرتی ہے بھٹکتی ہوئی مقتل میں سکینہؑ
شبیرؑ کے لاشے کا اُسے بڑھ کے پتہ دے

پھٹ جائے نہ غم سے کہیں بچّی کا کلیجہ
میّت سے ذرا باپ کی بیٹی کو چھڑا دے

ضد کرتی ہے سوتی نہیں بن باپ کے بیٹی
کچھ دے کے تسلّی تو سکینہؑ کو سُلا دے

کوئی بھی انیسؔ ایسا نہیں شامِ غریباں
جو دل پہ گذرتی ہے وہ سرورؑ کو سُنا دے

Presented by www.ziaraat.com

انیسؔ

(۲۲)

ٹھہرو نہ ابھی جاؤ، نہ جاؤ میرے پیارے
کچھ دیر تو رُک جاؤ یہ ماں صدقہ اُتارے

ٹھہرو نہ ابھی جاؤ، نہ جاؤ میرے پیارے
کچھ دیر تو رُک جاؤ یہ ماں صدقہ اُتارے

یہ اَرض ہے کس طرح کی کیا اِس میں اثر ہے
ڈوبے ہیں یہاں فرش پہ افلاک کے تارے

بنتا ہے پسر وقتِ مصیبت میں سہارا
کیا کام نہیں آؤ گے غربت میں ہمارے

باقی نہیں اب کوئی، عدو گھیرے ہوتے ہیں
بابا کو چلے چھوڑ کے اب کس کے سہارے

عباسؑ کے غم ہی سے کہاں ہوش بجا ہیں
مر جائیں گے سرور جو ابھی تم بھی سدھارے

گو مل گئی اکبرؑ کو رضا جنگ کی لیکن
روکو انھیں زینبؑ کے مسلسل ہیں اشارے

ارمان تھے کیا دل میں تمنائیں تھیں کیا کیا
اب ان کی جگہ قلب سے اُٹھتے ہیں شرارے

بکھرے ہیں لپٹنے سے جو ہر بار جبیں پر
اُلجھے ہوئے گیسو تیرے ماں پھر سے سنوارے

لاؤں گی دُلہن بیاہ کے گھر ہوئے گا آباد
اِس آس پہ اٹھارہ برس میں نے گذارے

Presented by www.ziaraat.com

ہر صاحبِ اولاد کی ہوتی ہے یہ حسرت
پہنچائے میرا لال مجھے گور کنارے

دیکھو تو ذرا باپ کی حالت کو میں صدقے
کس درد سے کرتے ہیں تیرے رُخ کے نظارے

اکبرؑ نہ کرو جانے کی ضد اتنا تو سوچو
ہے کون انیسؔ شہِ دیں مرگئے سارے

انیسؔ

(٢٤)

روکے کہتی تھی سکینہؑ، مرے بابا، بابا
دیکھیے حال تو آکر، مرے بابا، بابا

روکے کہتی تھی سکینہؑ، مرے بابا، بابا
دیکھیے حال تو آکر، مرے بابا، بابا

واحُسینا کی صدا آتی ہے لرزاں ہے زمیں
کیسا برپا ہے یہ محشر، مرے بابا، بابا

مجھ سے کہہ کر یہ گئے تھے ابھی ہم آتے ہیں
آئے پھر کیوں نہ پلٹ کر مرے بابا، بابا

Presented by www.ziaraat.com

آگ خیموں میں لگادی، کیا بھائی کو اسیر
چھین لیں رانڈوں کی چادر مرے بابا، بابا

شمرِ لعیں نے مارے طمانچے مرے رُخساروں پر
چھین کر لے گیا گوہر، مرے بابا، بابا

شب اندھیری یہ الم اور جُدائی یہ جفا
شاق کتنی ہیں یہ مجھ پہ مرے بابا، بابا

جانے کیا ڈھونڈتی ہیں خاک میں اُمِّ فروا
حالِ کبریٰ بھی ہے ابتر مرے بابا، بابا

چوڑیاں توڑیں چچی کی پھوپی امّاں نے تمام
فضل کیوں روتے ہیں کہہ کر مرے بابا، بابا

ہاتھ دل پر ہی رکھے رہتی ہیں امّاں ہر دم
جب سے رن میں گئے اکبرؑ مرے بابا، بابا

گود پھیلائے درِ خیمہ پہ وہ رہتی ہیں
ایسا کیوں کرتی ہیں مادر مرے بابا، بابا

آپ جا کر نہیں آئے یہ ہوا حالِ پھوپی
سوتیں وہ بھی نہیں شب بھر مرے بابا، بابا

کب سے ہے حالِ پریشاں انیسِ پُر غم
کچھ ترس کھائیے اس پر مرے بابا، بابا

Presented by www.ziaraat.com

انیسؔ

(۲۵)

کہتی تھی یہ شہ کی دختر، اماں سُوجاؤنگی میں
آپ کیوں ہیں اتنی مضطر، اماں سُوجاؤنگی میں

کہتی تھی یہ شہ کی دختر، اماں سوجاؤں گی میں
آپ کیوں ہیں اتنی مضطر، اماں سوجاؤں گی میں

پیاس کی شدت، دھواں، جور وجفا بے وارثی
ان کا بھی غلبہ ہے مجھ پر، اماں سوجاؤں گی میں

درد ہے کانوں میں، سوزش ہے ابھی رُخسار میں
جس طرح بھی ہوگا بہتر، اماں سوجاؤں گی میں

گھر جلایا چادریں چھینیں، رسن بستہ کیا
ہے اثر اس کا بھی دل پر، اماں سوجاؤں گی میں

یہ بھیانک رات وارث بھی نہیں آتا ہے خوف
آ نہ جائیں پھر ستمگر، اماں سوجاؤں گی میں

اب ہیں بابا اور نہ عمو اور نہ بھائی گھر نہ در
غم سے ہے گو حال ابتر، اماں سوجاؤں گی میں

پانی بھرنے کو گئے ہیں لے کے مشکیزہ مرا
جب چچا آئیں گے لے کر، اماں سوجاؤں گی میں

سینۂ بابا پہ نیند آجاتی تھی فوراً مجھے
رات ہے پہلی بچھڑ کر، اماں سوجاؤں گی میں

لے کے بابا آئیں گے شب کو جو اصغر روئیں گے
اُن کو سینے سے لگا کر، اماں سوجاؤں گی میں

Presented by www.ziaraat.com

شمر سے مجھ کو بچالیں بن کے ضامن اس گھڑی
پھر نہ روؤں گی تڑپ کر، اماں سو جاؤں گی میں

چار سُو نگراں تھیں، تاریکی میں آنکھیں خوف سے
ماں سے کہتی تھی برابر، اماں سو جاؤں گی میں

اے انیسِ غم رسیدہ اس قدر ہے درد دل
سانس لینا بھی ہے دوبھر، اماں سو جاؤں گی میں

---

(٢٦)

جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبرائیو زینبؑ
ہر ظلم و ستم شان سے سہہ جائیو زینبؑ

جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبرائیو زینبؑ
ہر ظلم و ستم شان سے سہہ جائیو زینبؑ

عاشور کی شب آئی علمدار تمہیں ہو
اس قافلے کی قافلہ سالار تمہیں ہو
بچوں کی خبر لیجیو بہلائیو زینبؑ

کھو جائے سکینہ تو اُسے ڈھونڈ کے لانا
ہو باپ کے سینے پہ تو آہستہ اُٹھانا
بابا نہیں اب آئیں گے بہلائیو زینبؑ

Presented by www.ziaraat.com

لے جائیں اگر شام کے دربار میں شامی
تنزیل کی خاطر پہ ر سجّادِ گرامی
تم ساتھ بھتیجے کے چلی جائیو زینبؑ

جب شام کے بازار سے سر ننگے گزرنا
گھبرا کے ستم سے کبھی فریاد نہ کرنا
بس بھائی کا سر دیکھ کے رہ جائیو زینبؑ

خیموں میں لگے آگ تو عابدؑ کو جگانا
چھن جائے ردا سر سے تو آنسو نہ بہانا
قیدی بھی بنائے تو چلی جائیو زینبؑ

قیدِ ستمِ شام سے جب چھوٹ کے جانا
رودادِ الم نانا کے روضے پہ سُنانا
دُرّوں کے نشاں نانا کو دکھلائیو زینبؑ

شیعوں کو میرے دیجیو یہ آخری پیغام
جس وقت میسر ہو تمہیں پانی کا اک جام
شربت پہ میری فاتحہ دلوائیو زینبؑ

روئے گی میری یاد میں دن رات سکینہؑ
مر جائے گی زندان میں گھُٹ گھُٹ کے سکینہؑ
زندان میں معصوم کو دفنائیو زینبؑ

ہم حیدری ماتم کے لیے آئے ہیں بی بی
اشکوں سے لکھے نوحۂ غم لائے ہیں بی بی
محشر میں شفاعت کے لیے آئیو زینبؑ

Presented by www.ziaraat.com

انیسؔ

۲۷

العطش ۔ العطش ۔ العطش ۔ العطش

عمّوؔ یہ سُنیے کیسی آوازیں آ رہی ہیں
العطش ۔ العطش ۔ العطش ۔ العطش

گر آپ دیں اجازت مشکیزہ لے کے آؤں
پیارے چچا کہیں تو اپنا دہن دکھاؤں

بچّے تمام پیاسے نالہ کُناں ہیں کب سے
سب کہتے ہیں مجھی سے پانی میں ہی منگاؤں

نظریں لگی ہیں مجھ پہ سب کا یہ فیصلہ ہے
دریا اُٹھا کے لائیں عباسؑ گر میں چاہوں

خورد و کلاں کی آنکھیں جو کہہ رہی ہیں مجھ سے
عمّوؔ وہ آپ کو میں اب کس طرح بتاؤں

ہے تین دن سے پیاسا شدّت ہے تشنگی کی
گودی میں لا کے حالِ اصغرؔ تمہیں دکھاؤں

پانی ملے جو قطرہ تو سب سے پہلے جا کر
بیتاب پیاس سے ہے اصغرؔ اُسے پلاؤں

لائے اگر نہ پانی اندیشہ ہے یہ عمّوؔ
یونہی تڑپ تڑپ کر پیاسی ہی مر نہ جاؤں

عبداللہ، فضل، باقر ہیں تشنگی سے مضطر
لا دیں جو آپ پانی میں تشنگی بجھاؤں

پیاسی ہوں پانی لینے عمّوؔ کو جانے دیجے
بابا سے آپ کو یہ کہہ کر رضا دلاؤں

Presented by www.ziaraat.com

ڈرتی ہوں جو گیا ہے صبح سے وہ نہ لوٹا
ہاتھوں سے خود ہی اپنے تم کو نہ میں گنواؤں

دل میں انیسؔ کے ہے بس اک یہی تمنّا
آئے اجل تو نوحہ پڑھتا ہوا یہ جاؤں
العطش ۔ العطش ۔ العطش ۔ العطش

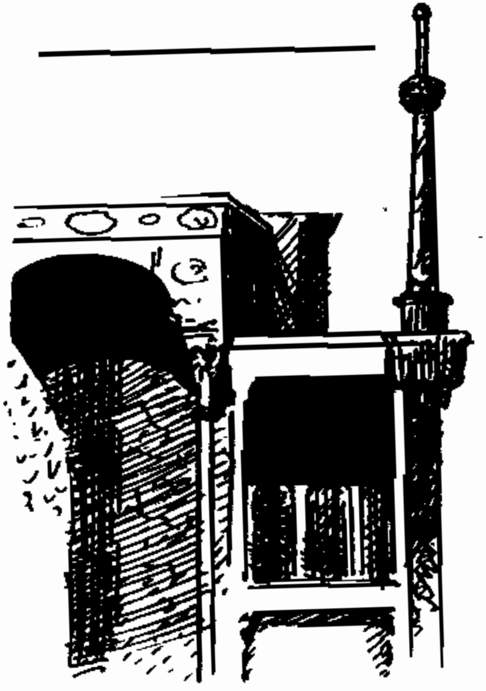

(٢٨)

پکارا دینِ محمدؐ نے کوئی ناصر ہے
کہا حسینؑ نے بڑھ کر حسینؑ حاضر ہے

ہے میرے نانا کی امت کا معاملہ سن لے
لبوں سے نکلی مسلسل میری دعا سن لے
یہ وقت ذبح کا ہے شہ کے اے خدا سن لے
تو بخش دے میرے معبود تو ہی قادر ہے
پکارا دینِ محمدؐ نے کوئی ناصر ہے
کہا حسینؑ نے بڑھ کر حسینؑ حاضر ہے

وہ ایک دن میں بہتّر کی لاش کا لانا
قسم خدا کی یہ شبیرؑ کا کلیجہ تھا
پڑے ہیں اتنے مصائب حسینؑ پر تنہا
جسے بتا نہیں سکتے زبان قاصر ہے
پکارا دینِ محمدؐ نے کوئی ناصر ہے
کہا حسینؑ نے بڑھ کر حسینؑ حاضر ہے

تڑپ رہا تھا شہِ دیں کے ہاتھ پر لاشہ
خدا گواہ کہ پھر بھی کیا ہے شکرِ خدا

Presented by www.ziaraat.com

یہ کہہ کے خوں بھرے کُرتے میں شہ نے دفن کیا
یہی جو ہدیۂ شبیّر ہے جو آخر ہے
پکارا دینِ محمدؐ نے کوئی ناصر ہے
کہا حسینؑ نے بڑھ کر حسین حاضر ہے

نہائے خاک پہ ہیں خون کے پسینے سے
حیات روٹھ گئی نوجواں کے سینے سے
سنانِ ظلم جو کھینچا پسر کے سینے سے
پکار اٹھی مشیّت حسین صابر ہے
پکارا دین محمدؐ نے کوئی ناصر ہے
کہا حسین نے بڑھ کر حسین حاضر ہے

چڑھائیں غیظ میں گر آستین کو عباس
پناہ دیں نہ کہیں پھر لعین کو عباس
یہ فوج کیا ہے الٹ دیں زمین کو عباس
مگر حسین کی مرضی خیالِ خاطر ہے
پکارا دین محمدؐ نے کوئی ناصر ہے
کہا حسین نے بڑھ کر حسین حاضر ہے

نبیؐ کے نورِ نظر دل کے چین کا خوں ہے
علی و فاطمہ کے نورِ عین کا خوں ہے

چھپ نہیں سکتا حسین کا خوں ہے
لہو کی چھینٹ تری آستیں پہ ظاہر ہے
پکارا دینِ محمدؐ نے کوئی ناصر ہے
کہا حسین نے بڑھ کر حسین حاضر ہے

جسے نہ موت کا ڈر تھا وہ زندگی بولی
لگائے پہرے زباں پر تو خاموشی بولی
یزیدی قصر میں خوں بن کے بے کسی بولی
حسین حق پہ ہیں ظالم یزید فاجر ہے
پکارا دینِ محمدؐ نے کوئی ناصر ہے
کہا حسین نے بڑھ کر حسین حاضر ہے

یزید تیرے ارادوں کو میں مٹا دوں گا
یزیدی کفر کی دیوار میں گرا دوں گا
پڑی جو سر کی ضرورت تو سر کٹا دوں گا
میں کس شجاع کا بیٹا ہوں سب پہ ظاہر ہے
پکارا دینِ محمدؐ نے کوئی ناصر ہے
کہا حسین نے بڑھ کر حسین حاضر ہے

اثر یہ خونِ شہیداں کا دیکھ لے دُنیا
جو خاک خاک تھی اس کو کیا ہے خاکِ شفا

Presented by www.ziaraat.com

سلام کرتی ہے کاوش یہ عظمتِ کعبہ
اسی سے کرب و بلا کی زمین طاہر ہے
پکارا دینِ محمدؐ نے کوئی ناصر ہے
کہا حسین نے بڑھ کر حسین حاضر ہے

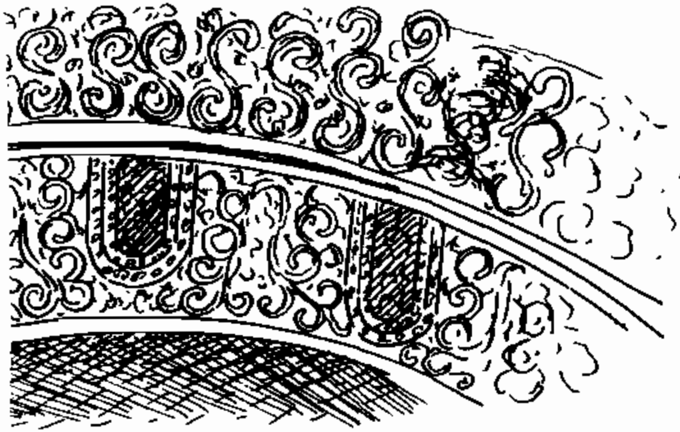

۲۹

میرے غریب مرے تشنہ کام زندہ باد

مرے غریب مرے تشنہ کام زندہ باد
حسین وارثِ خیر الانام زندہ باد
دلوں کے فاتحِ اعظم امام زندہ باد
مرے غریب مرے تشنہ کام زندہ باد

علیؑ کے لال کا، زہرہ کے نورِ عین کا ذکر
جہاں جہاں بھی ہے مظلومیٔ حسین کا ذکر
وہیں وہیں ہے محمدؐ کا نام زندہ باد
مرے غریب مرے تشنہ کام زندہ باد

مٹی زمانے سے باطل کی تیرگی جن سے
ملی جہاں کو حقیقت کی روشنی جن سے
تمہارے شعلہ بداماں خیام زندہ باد
مرے غریب مرے تشنہ کام زندہ باد

فلک کی آنکھ سے اشکِ خلوص بہتے ہیں
شفق کو سرخیٔ خونِ حسین کہتے ہیں
صداقتوں کی یہ فتحِ دوام زندہ باد
مرے غریب مرے تشنہ کام زندہ باد

Presented by www.ziaraat.com

ا شہید کہ مٹ جائے نام دینِ خدا
ہارے خون کے قطروں نے بخشی ایسی جِلا
ٹا یزید کا دنیا سے نام زندہ باد
مرے غریب مرے تشنہ کام زندہ باد

یا ہے سارے زمانے میں مجلس و ماتم
نا رہے ہیں ہزاروں برس سے تیرا غم
ہے داستان ابھی ناتمام زندہ باد
مرے غریب مرے تشنہ کام زندہ باد

ی یزید کی بیعت کٹا دیا سر کو
دا کی راہ میں تونے لُٹا دیا گھر کو
رے سبب سے ہے دیں کا قیام زندہ باد
مرے غریب مرے تشنہ کام زندہ باد

ناں کی نوک پہ قرآں پڑھ رہا تھا سر
را یہ خیال پڑے غیر کی نہ اُن پہ نظر
رم کے پردے کا یہ اہتمام زندہ باد
مرے غریب مرے تشنہ کام زندہ باد

ٹھائے لاشے پہ لاشے ہوا نہ دل بیتاب
لا نہ تین شب و روز تجھ کو قطرۂ آب

پیا خوشی سے شہادت کا جام زندہ باد
مرے غریب مرے تشنہ کام زندہ باد

اُٹھائے صدمے پہ صدمے تو غم پہ غم تونے
مگر کیا نہ کبھی شکوۂ الم تونے
تمہارے صبر کو لاکھوں سلام زندہ باد
مرے غریب مرے تشنہ کام زندہ باد

نہیں نظیر تری دوجہاں میں واللہ
فنا ہوئی جو رہِ حق میں روزِ عاشورہ
ل ہے تم کو حیاتِ دوام زندہ باد
مرے غریب مرے تشنہ کام زندہ باد

یہ بات کہہ گئے کس درجہ خوش بیانی سے
کہ موت اچھی ہے ذلت کی زندگانی سے
رہے گا تا بہ ابد یہ پیام زندہ باد
مرے غریب مرے تشنہ کام زندہ باد

جہاں میں قائم و دائم رہے گا نام حسینؑ
نوید زندۂ جاوید ہیں امام حسین
ہوا ہے دین کا ان سے قیام زندہ باد
مرے غریب مرے تشنہ کام زندہ باد

Presented by www.ziaraat.com

۳۰

کہتے تھے سبطِ نبی ہم کو نہ رو کو دختر

ابھی سدھارے نہ تھے رن کو شاہِ جن و بشر
بپا تھا خیمۂ آلِ رسول میں محشر
کھڑے تھے در پہ شہِ کربلا جھکائے سر
کہ ایک ننھی سی بچی نے یہ کہا آ کر

نہ پانی مانگوں گی شکوہ نہیں کروں گی میں
نہ جائیں چھوڑ کے بابا نہ جانے دوں گی میں

کہتے تھے سبطِ نبی ہم کو نہ رو کو دختر
جاتے ہیں ملنے کو عموّ سے ترے دریا پر

دیتی ہو کوئی پیام، یا فقط کہدیں سلام
شکوہ کر لینا جب آجائیں چچا ہے بہتر
پانی گر پائیں گے جلد لوٹ آئیں گے
ان کھونا نہ مری جان کہیں رو رو کر

گھر اگر نہ آسکوں، رات کو دن میں رہوں
ڈھونڈنے بن میں نکل آنا نہیں گھبرا کر

پاس ماں کے سونا، تم نہ بی بی رونا
شب میں بابا کا جو سینہ نہیں پاؤ دلبر

کیا ہوئی ہم سے خطا آپ نے جو یہ کہا
سونا ہے پہلو میں اماں کے تو ننھا اصغر

سُن کے یہ پیار کیا اور سکینہ سے کہا
آج سو جائے گا وہ پاس ہمارے دلبر

گر پڑا کوہ محن، باپ کے سُن کے سخن
اشک آنکھوں میں بھرے کہنے لگی رو رو کر

اے انیسؔ دیگر، کر نہ رخصت تحریر
غم سے پھٹ جائے گا سینہ جو دیکھا وہ منظر

Presented by www.ziaraat.com

(۳۱)

لاشِ عباسؑ رن سے آ نہ سکی

قامد کو آئیے جس دم سُنی صدا
بیرؑ دوڑے جانبِ صحرا برہنہ پا
پنچے قریب بھائی کے فرزندِ مصطفٰؐ
کھا کہ سر فگار ہے بازو بھی ہیں جُدا

شبیرؑ چیخ مار کے پہلو میں گر گئے
اکبرؑ یہ سمجھے بابا جہاں سے گزر گئے

دیر بعد سنبھلی طبیعت تو کی بکا
ں تم بھی ہوتے ہو غربت میں کیا جُدا
ہے کوئی جو وصیت ہے خدا
ی نے تب اشاروں سے کی شہ سے التجا

کیا مُنہ دکھاؤں پیاسی ہے دخترِ امام کی
خیمے میں لے کے جائیں نہ میت غلام کی

لاشِ عباسؑ رن سے آ نہ سکی
بنتِ زہرا یہ غم بھلا نہ سکی

کتنی غربت تھی لاشِ عریاں کو
ایک چادر بہن اُڑھا نہ سکی

کیوں نہ تا عمر روتی ایسی بہن
سوگ جو بھائی کا منا نہ سکی

ایسی اُجڑی رسول کی کھیتی
پھر کبھی ہائے لہلہا نہ سکی

بعدِ عباسؑ خیمۂ شہ سے
پھر صدا العطش کی آ نہ سکی

قلبِ اکبر ہوا ہے جب سے فگار
ہاتھ سینے سے ماں ہٹا نہ سکی

دل میں زینب کے رہ گیا ارماں
شادی اکبر کی وہ رچا نہ سکی

شب کو دلہن صبح ہوئی بیوہ
لکھا تقدیر کا مٹا نہ سکی

بانو زنداں میں روشنی کے لئے
قبر پر اک دیا جلا نہ سکی

Presented by www.ziaraat.com

اقربا کی جدائی کے غم سے
صغرا تا عمر مسکرا نہ سکی

بھیا زینب تری سکینہ کو
قید سے ساتھ اپنے لا نہ سکی

لب تو کھولے علی کی دختر نے
ظلم کی داستاں سُنا نہ سکی

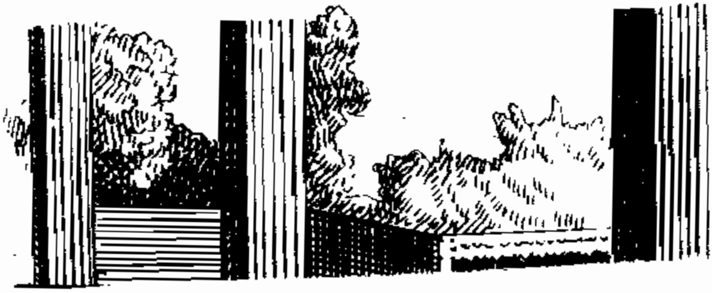

(۳۲)

زنداں کے اندھیرے میں کچھ حرکت میں ہیں دیکھے سائے

زنداں کے اندھیرے میں کچھ حرکت میں ہیں دیکھے سائے
آثار یہ بتلاتے ہیں وہ سب ہیں بہت گھبرائے
کچھ اس طرح سے آتی ہیں زنجیروں کی آوازیں
جیسے کوئی جکڑا قیدی بیتابی سے اُٹھ جائے
اک دائرہ سا بنتا ہے جھکتا ہے زمیں کی جانب
جس طرح کوئی کچھ ڈھونڈے یا دوسرے کو دکھلائے
کیا قصہ ہے ربِّ اکبر کچھ روشنی تو پیدا کر
کیا گذری اسیروں پر ہے وہ صاف نظر تو آئے
وہ قیدِ ستم سے اُٹھا طوفانِ بکاء و ماتم
زنداں کی تاریکی نے اشکوں کے دیئے جلائے
جب شمع جلی اشکوں کی تو صاف نظر یہ آیا
ہے خاک پہ بیٹھی بانو اک بچّی کو لپٹائے
حلقہ ہیں کئے سب رانڈیں اور کہتی ہیں یہ رو رو کر
کوکھ اُجڑی ہوئی مادر سے میّت تو کوئی چھڑوائے

Presented by www.ziaraat.com

مرجائے نہ وہ اس غم سے بانو کو ہوا ہے سکتہ
ایک ایک کا منہ تکتی ہے کوئی تو اسے رلوائے
ان کے در و دیواریں ہلتی ہیں مسلسل غم سے
کرتی ہے زینب نالے لے بالی سکینہ ہائے

نادار پھوپی ہے بیٹیا بتلاؤ تو اس غربت میں
نہلانے کو تیری میت پانی وہ کہاں سے لائے
کس سے کفن منگواؤں سب قتل ہوئے کربل میں
در بھی نہیں ہے سر پر کس طرح تجھے کفنائے

بیمار برادر تیرا ہے زنجیروں سے جکڑا
کیسے وہ لحد کو کھودے کیسے تجھے دفنائے
نہر ہے مرنے پر بھی، ہیں جور و جفائیں تجھ پر
ہے یزید ظلم میت بھی نہ باہر جائے

کہتے ہیں حجاب آتا ہے سب آپ کو علم ہے مولا
کس کس کو انیس مضطر کیا حال ہے کیا بتلائے

---

(۳۳)

دے اس کو سلامی اے کوثر کربل میں جو ندیا بہتی ہے

دے اس کو سلامی اے کوثر کربل میں جو ندیا بہتی ہے
ہر آنے جانے والوں سے شبیر کی بپتا کہتی ہے

جو پیاس کے مارے مرتا تھا جو پانی پانی کرتا تھا
اے نہر وہ پیاسا روٹھ چلا اب کس کے لئے تو بہتی ہے

ہم شکل نبی کے سینے میں برچھی کی انی جو ٹوٹی ہے
اسلام کے کومل ہردے میں اب بھی وہ کھٹکتی رہتی ہے

چودہ سو برس بیتے ہیں مگر کربل کی کتھا اب بھی ہے نئی
شبیر کا غم ہر دل میں ہے ہر آنکھ سے ندیا بہتی ہے

اے شمر پیمبر زادی ہے یہ راج کماری جنت کی
جو چاند سا چہرہ بالوں سے ہر وقت چھپائے رہتی ہے

بھائی کا سفر تو ختم ہوا سکھ نیند وہ سوئے کربل میں
تا شام بہن کو جانا ہے اب دکھ وہ سفر کے سہتی ہے

جو چاند ستارے بوئے تھے سرور نے سسکتی دھرتی پر
وہ سورج بن کر ابھرے ہیں اب دنیا روشن رہتی ہے

حق جیتا باطل ہارا ہے، نوبت ہے یہ فتح بیکس کی
عابد کے لرزتے قدموں میں زنجیر جو بجتی رہتی ہے

Presented by www.ziaraat.com

(۲۴)

ترانہ

⁛ شبیرؑ کی جے ⁛

"شبیرؑ کی جے بول کے دنیا کو ہلا دو"

شبیرؑ کی جے بول کے دنیا کو ہلا دو
حق ساتھ تمہارے ہے یہ دنیا کو بتا دو

غم ہے اسی مظلوم کا ماتم ہے اسی کا
تیرہ سو برس سے یہ محرم ہے اسی کا

شبیرؑ نے اس دیش کو جب یاد کیا تھا
اسلام کا اس سمت پتہ تھا نہ سرا تھا

ابتک جو ہے انجان کچھ ایسے بھی ہیں بھائی
ہو جاتی ہے مظلوم کے ماتم میں لڑائی

بھول اپنی ہے ہر دے میں جو یہ گرد جمی ہے
دوش اُن کا نہیں اپنی ہی کوشش کی کمی ہے

جو حال سُنانا تھا سُنایا نہیں اُن کو
مہماں کا جنازہ ہے بتایا نہیں اُن کو

اس دیش کے باسی اِدھر آؤ اِدھر آؤ
مہمان کے تابوت کو سب مل کے اُٹھاؤ

خود اُس نے کیا تھا اِدھر آنے کا ارادہ
مہماں جو ہمارا ہے وہ پہلے ہے تمہارا

ہر سال وہ آتا ہے محبت کو بڑھانے
آپس میں گلے بھائی کو بھائی سے مِلانے

Presented by www.ziaraat.com

پھر خون مسلمان کا اپنے نہ بہے گا
شبیرؑ کے صدقے میں سدا میل رہے گا

مہمان کا یوں کرتے ہیں آدر یہ دکھا دو
شبیرؑ کی جَے بول کے دنیا کو ہلا دو

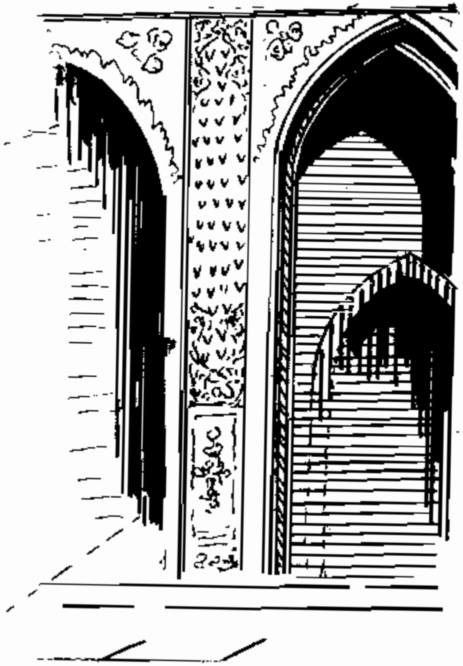

(۳۵)

جب پیو پانی حسینؑ ابنِ علیؑ کا نام لو

جب پیو پانی حسینؑ ابنِ علیؑ کا نام لو
یاد کر کے پیاس مولا کی کلیجہ تھام لو
کربلا کے تشنہ کاموں سے یہ کہتے ہیں علیؑ
آؤ میرے پاس تم کوثر کا مجھ سے جام لو
اُلفتِ شبیرؑ ہے تو غم کرو شبیرؑ کا
حضرتِ عباسؑ سے درد و وفا کا جام لو
آ کے میداں میں یہ اعدا سے کہا عباسؑ نے
اہلِ دوزخ آؤ مجھ سے موت کا پیغام لو
پرچمِ اسلام ہے عباسِؑ غازی کا علم
اُس کے سائے میں رہو اُس کا پھریرہ تھام لو

Presented by www.ziaraat.com

گرتے گرتے تم سنبھل جاؤگے ہے دعوٰی میرا
جب کبھی ٹھوکر لگے مولا علیؑ کا نام لو
وقتِ رُخصت اپنی ماں جائی سے کہتے ہیں حسینؑ
ہم کو رُخصت کرکے زینبؑ صبر سے تم کام لو
گرتے پڑتے لاشۂ اکبرؑ پہ جاتے ہیں حسینؑ
اے فرشتو تم ادب سے شہ کا بازو تھام لو
کانوں سے بالی سکینہؑ کے لوؤں کو چیر کر
گوشوارے اس یتیمہ کے نہ اہلِ شام لو
ہے شہد سے موت شیریں بولے قاسمؑ شاہ سے
اے چچا رن کی اجازت دے کے میرا نام لو
کھود لیں شہ قبر ایک ننھی سی اے مشکل کشا
صرف اتنی دیر کو اصغرؑ کی میت تھام لو
حق کی راہوں میں یقینی تم نہ بھٹکو گے کبھی
حضرتِ شبیرؑ جو دیتے ہیں وہ پیغام لو

(۳۶)

کاروانِ حق جو گذرا شام کے بازار سے

کاروانِ حق جو گذرا شام کے بازار سے
ہوتی ہے تبلیغِ دیں زنجیروں کی جھنکار سے
انقلابِ دہر دیکھو کوفے کی شہزادیاں
جا رہی ہیں سر برہنہ کوفے کے بازار سے
دیکھ کر عباسؑ کی جنگ اشقیا کہنے لگے
لڑ رہے ہیں آج جیسے حیدرِؑ کرار سے
بھر کر مشکیزہ جو پلٹا نہر سے وہ باوفا
کر دیا فوجوں نے حملہ تیر سے تلوار سے
ہائے مجبوری کا عالم ہو گئے شانے قلم
کیا بچے مشکِ سکینہؑ تیروں کی بوچھار سے

Presented by www.ziaraat.com

لائے ہیں ظالم پہنانے تشنہ لب کو بیڑیاں
بار یہ کیسے اُٹھے گا عابدؑ بیمار سے
دیکھنا چشمِ تصوّر سے ذرا اے مومنو !
شہ نے کھودی قبرِ اصغرؑ کس طرح تلوار سے

یہ بیاض اپنے بچوں کیلیئے scan
کی جو دیارِ غیر میں مقیم ہیں
طالب دعا
سید نذر عباس رضوی
14.8.2010

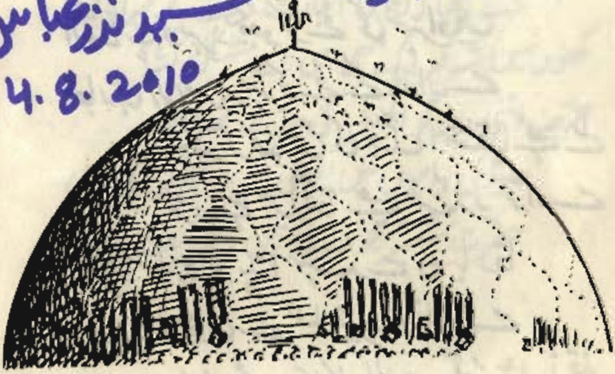

Presented by www.ziaraat.com